

## قومی مفادات کے تحت مشکل فیصلے کریں!

کشمیر میں صورتحال حد درجہ خراب ہے۔ مقامی مسلمان ہر طرح کی ابتلاء میں باتلا ہیں۔ ہندوستان کی سیاسی اور مذہبی بنیاد پرستی سب کے سامنے ہے۔ مگر اس میں کوئی بھی نئی بات نہیں۔ بہتر سالوں سے اس بدقسمت علاقے میں کشیدگی ہی کشیدگی ہے۔ وہاں کے باسی ایک خوفناک لڑائی میں شامل ہونے پر مجبور ہیں جس میں وہ صرف ایک جزوی فریق ہیں۔ سب سے کمزور فریق۔ جو صرف اور صرف بر باد ہونے کیلئے سانس لے رہے ہیں۔ کبھی ایک کی خوشی کیلئے اور کبھی دوسرے کو زچ کرنے کیلئے۔ ہمسایہ ممالک یعنی پاک و ہندوستان خطرناک شطرنج کے اصل کھلاڑی ہیں۔ دونوں طرف حقائق اپنے اپنے زاویے سے بیان کیے جاتے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا ٹھیک ہے۔ دوسرے سے متضاد بلکہ سو فیصد مختلف۔ ایک کا دہشت گرد، دوسرے کا ہیر و ہے۔ یہ صورتحال جیسی ہے، قرآن یہی ہیں یہ ولیٰ ہی رہے گی۔ وہی دہائیوں پر انی باتیں اور ایک جیسی یکسانیت سے مزین خون اور موت کا کھیل جاری رہیگا۔ یہ صورتحال بد لے گی نہیں۔ کم از کم موجودہ حالات میں تو یہی نظر آ رہا ہے۔ باقی سب کچھ جذباتیت ہے، نعرے ہیں اور خوش فہمی ہے۔ محتاط الفاظ میں اس صورتحال میں، دونوں ممالک ایک دوسرے کو مکمل طور پر شکست دینے کی طاقت سے محروم ہیں۔ یعنی عسکری طور پر کوئی بھی فیصلہ ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

اس کشیدہ صورتحال کو صرف ایک پہلو سے دیکھنا مناسب نہیں ہے۔ اسکے آن گنت پہلو ہیں۔ جدید ترین ابلاغی ذراائع کی بدولت اب صورتحال کو ہر زاویہ سے پرکھنا نسبتاً آسان ہے۔ مگر بہت آسان نہیں۔ اسلیے کہ تعصب کو کم رکھنا اور غیر متعصب رائے دینا حد درجہ مشکل کام ہے۔ کم از کم ہمارے جیسے معاشروں میں تو تقریباً ناممکن امر۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں ہندو بنیاد پرستی پہلی بار سرکاری طور پر پنپ رہی ہے۔ دراصل برصغیر میں دونوں ممالک کو معرض وجود میں لانے والے برطانوی درس گاہوں کے تعلیم یافتہ اشخاص تھے۔ ہندوستان میں نہر و اور اسکے ساتھی اندازہ لگا چکے تھے کہ اتنے بڑے ملک کو صرف سیکولر آئین کے ذریعے چلا جا سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہندوستان میں سیکولر ازم کے نعرے کے باوجود، ہندو برتری ہر صورت میں موجود رہی۔ مگر قانونی طور پر یہ ملک مذہب کو ریاست کی بنیاد تسلیم نہیں کرتا تھا۔ پاکستان کے ابتدائی دور میں ہمارے قائدین کے خیالات کس قدر آزاد تھے، اس پربات کرنی حد درجہ مشکل ہے۔ صرف یہی عرض کروں گا کہ پاکستان کے خالق ہرگز ہرگز قدامت پسند نہیں تھے۔ مگر ہمارے ملک میں مذہب کو ریاست کے نام پر کامیابی سے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی۔ ضیاء الحق نے گیارہ برس میں پورے ملک میں ایک خوفناک سو شل انجینئرنگ کی۔ جہادی جھٹتے سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھائے گئے۔ انہیں ریاست نے اپنے مفادات میں استعمال کرنے کی بھرپور محنت کی۔ ضیاء الحق نے اس پاکستان کی بنیاد ڈالی، جو ہمارے ملک بنانے والوں کے خیالات سے اُز حد مختلف بلکہ متضاد تھا۔ یہ حقائق تلخ بھی ہیں اور ہماری بر بادی کا نوحہ بھی۔ گز شستہ چھ سال سے ہندوستان میں بعضیہ یہی کچھ ہو رہا ہے۔ بی جے پی کی حکومت بنیادی طور پر ہندوستان کے آئینی ڈھانچے کی عملی نفی کر رہی ہے۔ موجودہ حالات میں ہندوستان صرف اور صرف ہندوؤں کیلئے مختص ہے۔ تین لوگ، امیت شاہ، مودی اور راج ناتھ، اس نئے ہندوستان کے خالق ہیں۔ بدستی سے آج کے ہندوستان میں سیکولر طاقتیں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔ موجودہ

ہندوستان صرف ایک مذہب اور ایک مخصوص سوچ کے مالک لوگوں کا ہے۔ بی جے پی، ہندوستان کو جس تباہی کی طرف لے جا رہی ہے، موجودہ کشمیر اسکی صرف ایک بلکل سی جھلک ہے۔ ہندوستان میں آزاد آوازیں موجود ہیں جو تو انائی سے اُٹھ رہی ہیں۔ اسکے بالکل برعکس ہمارے ملک میں ترقی پسند سوچ کو اٹھانا خطرے سے خالی نہیں۔ بلکہ اب تو ممکن ہی نہیں۔ ہندوستان میں نئی سوشن انجینئرنگ کی جا رہی ہے جس کا انجام حد درجہ تک نکلے گا۔ بی جے پی کو اس عمل کے ردِ عمل کافی الحال احساس نہیں ہے۔ ہم اس عذاب کو بھگت چکے ہیں۔

موجودہ غیر معمولی صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ہمارا لائچہ عمل کیا ہونا چاہیے۔ ہمارے قومی مفادات کیسے محفوظ رہتے ہیں۔ یہ وہ حد درجہ سنجیدہ سوالات ہیں، جن پر بات کرنی آز حضروتی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ تحریک انصاف کی حکومت اپنی تمام تر ناکامیوں کے باوجود سفارتی سطح پر حد درجہ فعال نظر آتی ہے۔ معاشری بر بادی کی ذمہ داری سے تو انہیں بری الذمہ نہیں کیا جا سکتا۔ مگر کشمیر کے معاملہ میں تحریک انصاف نے بہتر حکمت عملی کا مظاہرہ کیا ہے۔ بہت عرصے کے بعد پاکستان، اس مسئلہ کو انہائی دانائی سے دنیا کے سامنے لیکر آیا ہے۔ دنیا کو معمولی سا احساس ہوا ہے کہ کشمیر ایک سلگتا ہوا آتش فشاں ہے، جو سب کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوستان پر اتنا دباؤ موجود ہے کہ وہ کشمیر میں فوری طور پر اپنی داخلی پالیسی تبدیل کر لے۔ قیافہ ہے کہ مودی نے کشمیر میں انہائی قدم اٹھانے سے پہلے دنیا کے اہم ترین ممالک کو اعتماد میں لیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری تمام تر سفارتی کوششوں کے باوجود ایک دوقرے ہی ہر طرف سے سنائی دیے جا رہے ہیں۔ تمام ممالک فرماتے ہیں کہ انہیں اس صورتحال پر بے حد تشویش ہے اور معاملہ پر سنجیدگی سے نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس ساری صورتحال میں طالب علم صرف ایک گزارش کریگا کہ کیا یہ موقع نہیں کہ ہمیں اپنے قومی مفادات کے زیر تحت آزاد اور ٹھوس فیصلے کرنے چاہیں۔ بالکل کرنے چاہیں۔ سب سے پہلے تو یہ عرض کرو ڈی کہ ”مسلم اُمہ“ کا جو خواب ہمیں دہائیوں سے دکھایا جا رہا تھا اسکی عملی تعبیر موجودہ حالات میں کھل کر سامنے آئی ہے۔ ”مسلم اُمہ“ نام کا کوئی بلاک، کوئی تصویر، اس وقت سامنے نہیں ہے۔ انہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سعودی عرب جیسا ملک، جسکے لیے ہم ہر وقت ہر طرح تیار رہتے ہیں۔ اس نے بھی ان دنوں میں بھارت میں پچھتر بلین ڈال رکی سرمایہ کاری کی ہے۔ سعودی عرب نے اپنی تاریخ کا سب سے بڑا اقتصادی فیصلہ کیا ہے اور اپنا وزن ہندوستان کے پلاٹے میں ڈال دیا ہے۔ یہ کام، سعودی عرب نے اپنے قومی مفادات میں کیا ہے۔ یہ اسکا بنیادی حق ہے اور اس پر ہم بالکل اعتراض نہیں کر سکتے۔ کرنا بھی نہیں چاہیے۔ بالکل اسی طرح، یوائے ای اور بھرین نے مودی کو اعلیٰ ترین سوں ایوارڈ میکر ثابت کیا ہے کہ تجارتی تعلقات اور اپنے اپنے قومی مفادات سب سے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ پچھلے سال فلسطین نے مودی کو سوں ایوارڈ سے نوازا تھا۔ ان اقدامات پر کوئی غم نہیں ہے۔ اسلیے کہ ہر قوم صرف اور صرف اپنے قومی مفادات کے تحت فیصلے کرتی ہے۔ مگر مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ ہمارے چند سرکاری اور غیر سرکاری بزرگ ہمیں ”مسلم اُمہ“ اور نشۃ ثانیہ کا خواب دکھاتے رہے ہیں جواب عملی طور پر ختم ہو چکا ہے۔ اس وقت پاکستان مکمل طور پر اکیلا، کشمیری مسلمانوں کیلئے کھڑا ہے اور اپنی توانائی اور استطاعت سے بہت بڑھ کر ایستادہ ہے۔ مگر کیا یہ موقع نہیں کہ ہم اپنے فیصلے اپنے قومی مفادات کے تحت کریں۔ سعودی عرب کے شاہی خاندان کی حفاظت ہماری فوج کر رہی ہے۔ کیا اب ہمیں واقعی یہ کرنا چاہیے، چیلے اگر کرنا بھی چاہیے تو اسکی قیمت کیا ہوئی چاہیے۔ کیا موقع نہیں کہ پاکستان، سعودی

عرب سے سخت ترین شرائط رکھ کر اپنے مفادات کے تحت نیا معائدہ کرے۔ اس معائدہ کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لایا جائے۔ شاہی خاندان زندہ ہی ہماری عسکری طاقت کی بدولت ہے۔ اگر ہم لوگ درمیان سے نکل جائیں تو یہ خاندان اس قدر تفریق کا شکار ہے، کہ ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ کیا اس مجبوری کا عملی فائدہ اٹھانا قومی مفادات میں نہیں۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ معاملہ اسکے علاوہ بھی ہے۔ بالکل اسی طرح یوں ای کو پاکستانی لوگوں نے تعمیر کیا ہے۔ اسکی عمارتیں، سڑکیں، باغ اور انفراسٹکچر ہمارے محنت کشوں کی بدولت ہے۔ جس نفرت کا اظہار امارات نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔ جلد یابدیر۔ وہ پاکستانیوں کو وہاں سے نکال کر دم لیگا۔ کیا یہ موقعہ نہیں کہ ہم اپنے محنت کشوں کیلئے سرکاری طور پر بہتر ممالک تلاش کریں۔ یوں ای نے تو ہمیں دھوکہ دیدیا ہے۔ کیا اب ہم لوگوں کیلئے یہ موقعہ نہیں کہ ان سے پیچھا چھڑ رہا ہے اور اپنے لوگوں کو وہاں سے بتدربخ واپس بلاؤ نہیں دوسرا ممالک میں افرادی قوت کے اعتبار سے بہترین شرائط پر بھجیں۔

واقعات یہ ثابت کر رہے ہیں کہ مسلم ممالک، کشمیر کے مسئلہ کو بر صیر کا مسئلہ گردان رہے ہیں۔ انکا ہماری طرف نہ کوئی رجہان ہے اور نہ اس معاملہ پر انکا ہماری طرف کوئی جھکاؤ ہے۔ کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو بنیادی طور پر مسلم ممالک نے لاوارث چھوڑ دیا ہے۔ کیا کسی برادر مسلم ملک نے کہا کہ کشمیر میں معصوم بچوں کیلئے دودھ کا انتظام کریگا۔ وہاں کے ہسپتاں کو دوائیاں فراہم کریگا۔ یا خوراک کی قلت کو دور کرنے کیلئے اقدامات اٹھایا گا۔ صاحبان، کسی نے نہیں کیا۔ کسی نے بیان تک نہیں دیا۔ تباہ کروزگا کہ کشمیر، مشرق وسطیٰ کے ممالک کا مسئلہ نہیں تو فلسطین ہمارا مسئلہ کیسے ہے۔ ہم ہر وقت کیوں فلسطین کی سفارتی اور دیگر طریقے سے مدد کرنے پر کرباندھ رہتے ہیں۔ فلسطین کے مسلمانوں کی مظلومیت اپنی جگہ، مگر ہمارا ان سے عملی تعلق کیا ہے۔ اور صاحبان، اسرائیل سے ہماری کیا دشمنی ہے! تمام برادر اسلامی ممالک اسرائیل کے ساتھ بہترین تعلقات رکھے ہوئے ہیں۔ ہم کن وجہات پر اس ملک سے دشمنی کر رہے ہیں۔ مسلم ممالک سے اسرائیل کی جنگیں ہوئیں، وہ تو اسے تعلیم کر کے بڑے آرام سے بیٹھے ہیں۔ ہم اپنے قومی مفادات، مشرق وسطیٰ کے ممالک کے تابع کیوں رکھے ہوئے ہیں۔ تاریخ تو یہی بتاتی ہے کہ آج کے دشمن، کل کے دوست ہو سکتے ہیں۔ اعلیٰ ترین صرف اور صرف اپنے قومی مفادات ہی ہوتے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ حکومت اور فوج پاکستان کے صرف اور صرف قومی مفادات کے تحت مشکل فیصلے کریں۔ وہ فیصلے جو ہمیں بہت پہلے کر لینے چاہیے تھے۔ اب بھی موقعہ ہے کہ آنکھیں کھول کر خواب سے باہر نکلیں اور صرف اپنے ملک پر توجہ دیں۔ صرف اور صرف پاکستان!

راو منظر حیات

